

دیوان غالب آردو

۱۳۵

رنجہ دوٹھا کے جو گرمی سے پسینہ ٹپکا ہے رگ ابر گہر بار سہرا سہرا
 یہ بھی اک بے ادبی تھی کہ قبا سے بڑھ جائے رہ گیا آن کے واسن کے بر ابر سہرا
 جی میں اترائیں نہ موتی کہ ہمیں بین اک چیز چاہئے پھولونکا بھی ایک مقرر سہرا
 جبکہ اپنے بین سما دین نہ خوشی کے مانے گوندھے پھولونکا بھلا پھر کوئی کیونکر سہرا
 سچ روشن کی دیک گوہر غلطان کی چمک کیوں نہ دکھلائے فروغ مہ و اختر سہرا
 تار رشیم کا نہیں۔ ہے یہ رگ ابر بہار لائیکا تاب گر انبار می گو بہر سہرا
 ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں
 دیکھیں اس سہرے سے کہدے کوئی بڑھکر سہرا

د ی ا ب

یہاں تک غزلیں دیوان غالب کی تمام ہوئیں اب آگے قصائد اور قطعات ہیں۔